Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۶ ۔ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ ۔ ۸ احسان ہش ۱۳۷۱ ۔ ۸ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳۲

صحت کیلئے بھی خدا کی اطاعت میں خرچ کریں

اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مناسب اور متوازن اور صحت مند غذا کھانا خدا تعالیٰ سے ثواب کو حاصل کرنا ہے۔ بشرطیکہ نیت یہ ہو کہ ہم خدا کی خاطر اس کی رضا کی طلب میں اور اس کی اطاعت میں خرچ کر رہے ہیں۔

(حضرت امام الثالث خطبہ فرمودہ ۲۔ اپریل ۱۹۷۶ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ذاتی محبت والے سے اگر اس کی غرض پوچھی جاوے کہ تو کیوں خدا کی عبادت کرتا ہے تو وہ کچھ کبھی بتا نہیں سکتا کیونکہ اسے کوئی ذاتی غرض محسوس ہی نہیں ہوتی بلکہ اگر اس کے لئے دوزخ کی وعید بھی ہو کہ اگر تو عبادت کرے گا تو دوزخ ملے گا تب بھی وہ رُک نہیں سکتا کیونکہ اس کے رگ و ریشہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور محبت ہوتی ہے وہ بے اختیار ہو کر اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اسے نہیں معلوم کہ کیوں کھنچا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ وہ ثواب و عذاب کی پرواکرتا ہے اور نہ مدح و ذم کا اثر اس پر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۳۱-۶۳۲)

"پس اصل مردِ میدان اور کامل وہ ہوتا ہے جو ان دونوں قسم کے ابتلاؤں میں پورا اُترے۔ بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اوامر و نواہی کی رعایت کرتے ہیں لیکن جب کوئی ابتلاء مصیبت قضاو قدر کا پیش آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی بعض فقیر دیکھے گئے ہیں کہ ہمیں نفس کشی کی اس قدر مشق ہے کہ سارے دن میں صرف ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں لیکن وہ ابتلاء کے وقت بہت ہی بودے اور کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ قوی وہی ہے جو اعتقاد صحیح رکھتا ہو۔ اعمالِ صالحہ کرنے والا ہو اور مصائب و شدائد میں پورا اُترنے والا ہو اور یہی جوانمردی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۳۸)

نرم زبان کے ذریعہ محبت کے رشتے استوار کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"محبت ایک ایسی طاقت ہے جو براہِ راست دُور دُور تک اثر کرنے والی ہے اور جنسی اختلاف کے باوجود محبت ضرور غالب آیا کرتی ہے۔ پس آج بھی دنیا میں حیرت انگیز طور پر سمندر کے جانوروں کو اور خشکی کے جانوروں کو اور ہوا میں اُڑنے والے جانوروں کو آج کی دُنیا کا انسان سدھارنے کی جو استطاعت پاچکا ہے اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے رہا ہے۔ یہ استطاعت

اگر آپ غور کریں تو درحقیقت محبت ہی کی استطاعت ہے۔ اس کے سوا کوئی استطاعت نہیں ہے جبتک کوئی جانور انسان سے مانوس نہ ہو، انسان اس سے پیار نہ کرنے لگے۔ اس وقت وہ جانور اس کے تابع نہیں ہو سکتا۔ سرکس کے ایک مشہور بازیگر کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے، وہ عالمی شہرت کا مالک تھا کہ اس نے بڑے بڑے خونخوار شیروں کو بھی ایسا اپنے تابع فرمان کر لیا تھا کہ وہ ان کو چھیڑتا تھا، ان کو تنگ بھی کرتا تھا لیکن وہ آگے سے سر نہیں اُٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ایسی حالت میں وہاں گیا کہ وہ جو ان کو پچکارنے کی آوازیں دیا کرتا تھا جن سے اس کے دل کا پیار ان تک پہنچا کرتا تھا، وہ آوازیں اس نے نہیں دیں۔ وہ بھول گیا تو وہی شیر بھڑک کر اس پر جھپٹ پڑے اور قریب تھا کہ وہ مارا جاتا کہ اچانک اس کو یاد آگیا کہ ان کو یہ پتہ نہیں کہ میں ان سے محبت کرنے والا وجود ہوں۔ میں وہی ہوں جو ہمیشہ ان سے پیار کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے جب وہی آوازیں ہلکی ہلکی سُروں میں نکالیں جس طرح عام ہمارے اپنے ماحول میں بھی یعنی مشرقی

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

خاکسار کی بیگم دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ گذشتہ سال ان کا لندن میں دل کا بائی پاس اپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا۔ عمومی صحت اچھی تھی تاہم زخم ابھی تک کچا ہے یعنی Keloid بن گئے ہیں۔ جس کی بہت تکلیف رہتی ہے۔

مزید برآں انہیں رمضان المبارک کی تیسویں کی رات شدید درد اٹھا۔ فضل عمر ہسپتال میں تحقیق کے لئے داخل کروایا گیا جہاں بعد تحقیق ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اللہ کے فضل سے دل پر اثر نہیں۔ تاہم مزید تسلی کے لئے راولپنڈی جانا پڑا وہاں تحقیق کے بعد ڈاکٹروں نے رائے دی کہ پتہ میں پتھری ہے جس کا فوری اپریشن ضروری ہے۔ اپریشن سے پہلے تین چار دن Keloid کا Radiation سے علاج ہوگا پھر پتہ اور کیلائڈ دونوں کا اکٹھا اپریشن جنرل محمود الحسن صاحب کوثر کلینک میں کریں گے۔ ان حالات میں طبعاً تشویش ہے احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عفو فرمائے، رحم فرمائے اور انہیں کامل صحت و سلامتی عطا فرمائے۔

○ مکرم الیاس نصراللہ چوہدری صاحب سیسکاٹون۔ کینیڈا کی والدہ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ (بیوہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب گورایا جو مکرم چوہدری دوھاوے خاں صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹی ہیں) حال مقیم کینیڈا ۲۶ مئی ۱۹۹۲ء کو کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی ہیں۔ بازو کندھوں گردن اور ریڑھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں گردے پھیپھڑے اور جسم کا نچلا حصہ کام نہیں کر رہا ہے۔ سیسکاٹون میں

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۸۔ جون ۱۹۹۲ء

دُعا اور فضلِ الٰہی

دُعا کے متعلق عام طور پر یہ رجحان ہو گیا ہے کہ ہم کسی سے دُعا کرواتے ہیں اور کام ہو جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص کی دُعا سے کام بن گیا۔ یا ہم یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی سے ہو گا۔ لیکن ہم ایسا کہتے ہوئے اصل بات کو یا تو نظر انداز کر دیتے ہیں یا ویسے ہی بھول جاتے ہیں اور وہ بات یہ ہے کہ دعا تو مسبب الاسباب نہیں ہے۔ دُعا بے شک اس کا ایک ذریعہ ہے۔ ایک زینہ ہے لیکن مسبب الاسباب تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ دُعا سنتا ہے۔ قبول کرتا ہے تو کام بنتا ہے۔ وہ دُعا سُنے اور قبول نہ کرے تو کام کس طرح بن سکتا ہے۔ کسی دوست نے حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کو لکھا کہ حضور کی دعاؤں نے میرا کام بنا دیا۔ حضور کی دعاؤں نے مجھے کامیاب کر دیا ہے۔ حضور نے الفضل میں ایک نوٹ شائع کرنے کی ہدائت فرمائی کہ یہ کہنا کہ دعاؤں کی وجہ سے کامیاب ہو گیا ہے غلط ہے۔ بلکہ شرک ہے کیونکہ کامیاب تو خدا نے کیا ہے۔ کہنا یوں چاہئیے کہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس میں اہم نکتہ یہ ہے کہ نظر خدا تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیئے۔ دُعا چاہے کتنی ہی کر لی جائے جب تک اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کرے وہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور اس سلسلہ میں ایک اور اہم بات بھی قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ دعا کا کرنا اور صحیح رنگ میں دعا کا کرنا بھی انسان کی اپنی مقدرت میں نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اگر دعا اپنے اختیار میں ہوتی تو انسان جو چاہتا کر لیتا۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ فلاں دوست یا رشتہ دار کے حق میں ضرور فلاں بات ہو ہی جائے۔ بعض وقت باوجود سخت ضرورت محسوس کرنے کے دعا نہیں ہوتی اور دل سخت ہو جاتا ہے۔ چونکہ لوگ اس کے بِرّ سے واقف نہیں ہوتے اس لئے گمراہ ہو جاتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے دعا نہائت ضروری ہے اور دعا کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اس کی توفیق دے۔ اور جب انسان دعا کرے تو نظر خدا کے فضل کی طرف ہونی چاہیئے۔ دعا اس کے فضل کو تو جذب کر سکتی ہے لیکن اس کے فضل کے بغیر از خود کچھ نہیں کر سکتی۔

رات کی ظُلمت چھُٹ جائے گی
آنگن آنگن ہو گا سویرا
اپنے دل کے پَٹ کھولو تم
دُور کرو ہر ایک اندھیرا

ـــــــ ابوالاقبال

○

خامشی میں ڈھانپ کر رکھا ہے مَیں نے بات کو
دِل ترِ دامن چھُپا لیتا ہے جیسے رات کو

مَیں نے ہر ہر گام پر عزمِ جواں کو دی صدا
مَیں نے ہر لمحہ پکارا ہے خدا کی ذات کو

میری جھولی میں گرے آلام کے شیریں ثمر
مات دے دی ہے مری خوشیوں نے ہر بارات کو

مَیں غریبِ شہر ہو کر کوتوالوں سے لڑا
کر دیا بیکار مَیں نے انکی ہر اک گھات کو

دیکھ لیتی ہیں مری نظریں سمندر پار تک
جب سُجھائی دے نہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کو

تم بھی رسیا ہو سفر کے تو مرے ساتھ آؤ تم
منزلیں پہچانتی ہیں سارے امکانات کو

اُس سے مانگو جس کے ہاتھوں میں ہے دینے کی کلید
ایک قطرے پر لُٹا دیتا ہے جو برسات کو

وہ نوازے گا مجھے دُکھ دَرد کے انعام سے
وہ سمجھتا ہے مری چُپ چاپ سی حاجات کو

زندگی میں زندہ اور مَرنے پہ زندہ تر ہُوا
جس کسی نے بھی لیا ہاتھوں میں تیرے ہاتھ کو

جاؤ سارے شہر سے کہہ دو مری ہر ایک بات
راز کب رکھا ہے مَیں نے اپنے دل کی بات کو

مَیں نے خود ہی بے اثر کر دی ہے غم کی کیفیت
ورنہ صدیوں میں بدل سکتا ہوں ان لمحات کو

اِک نہ اِک دن وہ مجھے پہچان ہی لیں گے نسیم
کھول دیں گے ان پہ نقّادانِ فن حالات کو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالٰی ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

(اس کے بعد) میں خدام الاحمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کے لئے ایک خاص زمانہ اور ایک خاص وقت ہوتا ہے کوئی وقت (کوشش) کا ہوتا ہے کوئی وقت روزے کا ہوتا ہے اور کوئی وقت نماز کا ہوتا ہے اور عقل مند وہی ہوتا ہے جو (کوشش) کے وقت (کوشش) کرے نماز کے وقت نماز پڑھے اور روزہ کے وقت روزہ رکھے یہ نہیں کہ وہ باقی چیزوں کو چھوڑ دے لیکن اس وقت میں اسی چیز پر زور دے جس کے لئے وہ وقت مخصوص ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ بعض گناہوں کو کبیرہ قرار دیتا ہے اور بعض کو صغیرہ صوفیائے کرام نے لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس گناہ میں کوئی انسان مبتلا ہو وہی اس کے لئے کبیرہ گناہ ہے۔ ایک نامرد کے لئے بدنظری کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں بدنظری نہیں کرتا۔ اس لئے کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہے تو ہم اسے کہیں گے کہ تم میں اس کی طاقت ہی نہیں پائی جاتی اس لئے یہ گناہ تمہارے نقطہ نظر سے کبیرہ گناہ نہیں۔ تمہارے لئے کبیرہ گناہ وہ ہوگا جس کی حرص اور لالچ تمہارے اندر پائی جائے۔ غرض جتنا جتنا خطرہ کسی گناہ کا کسی شخص کے لئے ہوگا اتنا اتنا ہی وہ اس کے لئے کبیرہ ہوتا جائے گا اور جتنا جتنا خطرہ کم ہوگا اتنا ہی وہ اس کے لئے صغیرہ ہوتا جائے گا۔ گویا ایک شخص کے لئے ایک گناہ کبیرہ ہوگا اور دوسرے شخص کے لئے وہی گناہ صغیرہ ہوگا۔ مثلاً ایک ایسا شخص جو غریب ہے اس کے بچوں کو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ ان میں قناعت نہیں پائی جاتی اس کے لئے چوری کا زیادہ امکان ہے۔ لیکن اگر وہ چوری نہیں کرتا تو وہ ایک کبیرہ گناہ سے گریز کرتا ہے اور اگر اس کے لئے جھوٹ کا موقعہ نہیں مگر وہ اس سے بچتا ہے تو وہ ایک صغیرہ گناہ سے بچتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے چوری کے موجبات زیادہ تھے اور جھوٹ کے موجبات کم تھے۔ لیکن ایک اور شخص ہوتا ہے۔ جس کے سامنے جھوٹی شہادت کا سوال ہوتا ہے مثلاً کوئی پٹواری ہوتا ہے یا کوئی عرضی نویس ہوتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولنے کے بہت مواقع ہوتے ہیں۔ سینکڑوں آدمیوں سے اس کا کام ہوتا ہے مختلف مقامات میں اسے بلایا جاتا ہے اور اس کے لئے ہزاروں ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں جہاں اس کے لئے جھوٹ بولنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر ایسی نوکری والا جھوٹ سے بچتا ہے تو وہ کبیرہ گناہ سے بچتا ہے۔ لیکن اگر وہ کہے کہ میں نے چوری نہیں کی تو ہم کہیں گے تمہارے لئے چوری کرنے کا کوئی موقعہ ہی نہیں تھا۔ چالیس بیالیس روپے ہمیں گورنمنٹ دے دیتی ہے چارہ ترکاریاں وغیرہ لوگ دے دیتے ہیں تمہاری عقل ماری گئی تھی کہ تم چوری کرتے۔ تمہارے لئے چوری گناہ صغیرہ ہے اور جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ۔ پس اگر تم جھوٹ بولتے تھے۔ خواہ تم ڈاکہ زنی نہیں کرتے چوری نہیں کرتے تو پھر بھی تم گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہو۔ اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ تم ایک (   ) جماعت میں شامل ہو گئے ہو۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ (   ) جماعت پر ابتلاء بھی آئے ہیں۔ اس لئے تمہیں ان ابتلاؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے جیسے (   ) میں ہمارے پانچ آدمیوں پر ابتلا آیا اور انہوں نے اپنی جانیں پیش کر دیں . . . .

مگر یہاں پانچ کا سوال نہیں بلکہ اصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ پانچ آدمیوں پر ابتلاء آیا اور پانچ میں سے پانچ ہی اس کے مقابلے میں ڈٹے رہے اور اگر پانچ کے پانچ ڈٹے رہے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہاں سو آدمی بھی ہوتا تو وہ سو کا سو ڈٹا رہتا مگر اگر ہزار آدمی ہوتا تو ہزار بھی ڈٹا رہتا۔ کیونکہ جتنی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ان میں ایک بھی ایسی مثال نہیں کہ کسی کو ایسا ابتلاء پیش آیا ہو جس میں اس کی جان کا خطرہ ہو اور وہ اپنی بات پر ڈٹا نہ رہا ہو۔ تمہیں بھی یہ چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے امیر خسرو کا ایک شعر ہے ؎

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

یعنی لوگ تو ایک دفعہ مرتے ہیں۔ مگر جو اپنی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ان پر ہر روز نئی موت آیا کرتی ہے کیونکہ ہر موقعہ پر انہیں خدا تعالیٰ کی آواز آتی رہے گی اور وہ اس پر لبیک کہتے رہیں گے۔ پس اگر تم بھی خدا تعالیٰ کا سچا بندہ بننا چاہتے ہو تو تم اس بات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ بلکہ ایسے موقعہ پر خوشی کی ایک لہر تمہارے چہروں پر دوڑ جائے اور تم ہر مصیبت کو انعام سمجھ کر قبول کرو . . . .

صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں قرامطہ فرقہ نے بہت طاقت حاصل کر لی تھی اس وقت فرانس کا ایک بادشاہ فلپ نامی تھا اور انگلینڈ کا رچرڈ۔ رچرڈ نے صلاح الدین ایوبی سے سمجھوتہ کرنا چاہا۔ اس پر فلپ نے خیال کیا کہ اگر رچرڈ نے صلاح الدین ایوبی سے صلح کر لی اور کوئی سمجھوتہ طے پا گیا تو میں چھوٹا ہو جاؤں گا۔ اس لئے اس نے جھٹ قرامطہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ وہ دونوں مل کر حملہ کریں گے۔ قرامطہ کے امام اور فلپ کے درمیان ملاقات کا وقت طے کیا اور یہ ملاقات پہاڑی پر ایک قلعہ میں طے پائی۔ قرامطوں کا امام وہاں آیا اور فلپ بھی چوری چھپے وہاں گیا۔ فلپ نے قرامطہ کے امام سے کہا کہ ہر بادشاہ جب دوسرے کے پاس کوئی معاہدہ طے کرنے جاتا ہے تو وہ دوسرے سے کہتا ہے کہ آیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی موجود ہے جسے وہ پیش کر سکتا ہے۔ تم جانتے ہو میں تو ایک ملک کا بادشاہ ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے پاس مجھے دینے کے لئے کیا چیز ہے۔

جس مکان میں ملاقات ہو رہی تھی۔ وہ ایک چھ منزلہ مکان تھا۔ جس کی ہر منزل کے سامنے چھجے تھے اور ہر چھجے کے کناروں پر کھڑکیاں تھیں۔ ہر کھڑکی کے سامنے ایک ایک سپاہی کھڑا تھا۔ قرامطہ کے امام نے کہا کہ اچھا میں بتاؤں کہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کیا ہے۔ اس نے سر کو ہلایا اس کے سر ہلانے کی دیر تھی کہ تیسری منزل کے تین آدمیوں نے یکدم نیچے چھلانگ لگا دی اور وہ چور چور ہو گئے پھر قرامطہ کے امام نے کہا فلپ شاہ! تم یہ خیال کرو کہ انہیں اپنے انجام کا پتہ نہیں تھا یا انہیں خیال ہو کہ وہ مریں گے نہیں۔ اس لئے اب میں پھر تمہیں وہی نظارہ دکھاتا ہوں۔ اس نے پھر اپنا سر ہلایا اور اس کے سر ہلاتے پر دوسری منزل کے تین آدمیوں نے بھی یکدم چھلانگ لگا دی۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ فلپ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنی بات کسی اور وقت پر ملتوی کر دی اور واپس چلا گیا۔ اب دیکھو - - - - - - -

- - - - - - - ولیم میور لکھتا ہے کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر کفار سات آٹھ ہزار کی تعداد میں تھے اور مسلمان صرف پندرہ سو تھے۔ اور میرے نزدیک دشمن کی تعداد پندرہ ہزار تھی اور مسلمان سات سو تھے۔ اور تاریخ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ گویا دشمن بیس گنے سے بھی زیادہ تھا لیکن اگر میور کی تعداد کو ہی مدنظر رکھ لیا جائے۔ تب بھی کفار مسلمانوں سے چار پانچ گنا زیادہ تھے۔ میور لکھتا ہے کہ کفار مسلمانوں پر دن رات حملے کرتے تھے اور حملے باری باری بدل کر کرتے تھے تاکہ مسلمان تھک جائیں۔ ان کا ایک گروہ تھک جاتا تھا تو دوسرا آجاتا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی تعداد اتنی کم تھی کہ وہ انہیں مختلف حصوں میں تقسیم نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے آرام کرنا مشکل تھا۔ لیکن پندرہ دن کی متواتر جنگ میں میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کس طرح تھک گئے۔ پھر وہ خود ہی جواب دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت تھی کہ وہ اس کے مقابلے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ وہ لکھتا ہے کہ جب میں تاریخ پڑھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں کہ ۱۵۰۰ آدمیوں نے سات آٹھ ہزار کے لشکر کرار کا کس طرح مقابلہ کیا۔ جب مسلمان تھک جاتے تھے تو کفار خندق کھود کر اندر آجاتے جب دشمن پھاند کر اندر آجاتا تھا تو مسلمان دبتے چلے جاتے تھے۔ اور دشمن زور پکڑتا جاتا تھا۔ لیکن جونہی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے پاس جاتے (یہ خیمہ مدینہ کے درمیان تھا) تو وہ بے تاب ہو جاتے اور انسانوں کی شکلوں میں دیو معلوم ہوتے تھے اور دشمن کو دھکیلتے ہوئے پیچھے لے جاتے تھے۔ یہ جوش صرف اس عشق کا نتیجہ تھا جو صحابہؓ کے دلوں میں پایا جاتا تھا۔

(فرمودہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۰ء صـ ۶۱)

تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مغربی افریقہ میں میں نے گیمبیا کی احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسے میں بھی شرکت کی اور سیرالیون کے جلسے میں بھی۔ اور اسی طرح غانا کے جلسے میں بھی غانا کے جلسے میں تو کئی دفعہ شرکت کا موقعہ ملا اور 1949ء میں نائیجیریا میں میں نے احمدیہ جماعت نائیجیریا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا اور اسکے بعد اب تک خدا کے فضل سے وہاں ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ہمارے جلسے سننے کی چیز ہوتے ہیں۔ خدا کے فضل سے مقررین ایک لمبا عرصہ پہلے اپنے موضوعات پر تحقیقات کرتے ہیں۔ حوالے نوٹ کرتے ہیں اور اپنے لیکچر کو ترتیب دے کر سامعین کی مسرت کا باعث بنتے ہیں۔ اور ان کے علم میں اضافے کا بھی۔ یہ تو سب جلسوں کی ایک جیسی خصوصیت ہے۔ لیکن جلسے کے ساتھ کچھ دیگر لوازمات بھی ہوتے ہیں۔ جن کا دیکھنے سے تعلق ہے۔ تقاریر سننے کے لئے۔ اور وہ لوازمات، دیکھنے کے لئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لوازمات اسلئے عمل میں لائے جاتے ہیں کہ انہیں دیکھا جائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ لوازمات از خود سامنے آتے ہیں اور دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً دوستوں کا جلسے پر حاضر ہونا۔ دور دراز علاقوں سے مختلف ذرائع سے جلسہ گاہ تک پہنچنا۔ وہاں آکر جماعتی طور پر کھانے کے انتظام میں حصہ لینا یا اپنا اپنا کھانا پکانا۔ اگر ان لوازمات کی طرف دیکھا جائے تو جو کچھ میں نے غانا کے جلسہ میں دیکھا۔ وہ کہیں اور مغربی افریقہ میں کسی رنگ میں کسی کیفیت و ماہیت میں دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ دو چار روز جلسے کے آغاز سے قبل ہی لوگ دور دراز سے سالٹ پانڈ آنا شروع ہو جاتے تھے۔ شمالی علاقوں سے سالٹ پانڈ پہنچنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن دوست اور بہنیں وہاں سے بھی کثیر تعداد میں جلسے میں شرکت کرتے تھے۔ ان کی آمد کا منظر نہایت پُر لطف ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ سالٹ پانڈ کے شہر میں یہ دو رویہ قطار بن کر خوشی سے نغمے گاتے ہوئے آتے ہیں۔ بعض عورتوں نے برقعے بھی پہنے ہوتے ہیں۔ بچے بھی اٹھائے ہوتے ہیں۔ اور سر پر خورد و نوش کی گٹھڑیاں بھی رکھی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے قدم جیسے سُر تال کے ساتھ ملتے ہوں ایک عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ میں نے جب پہلی دفعہ دوستوں کو جلسے میں شرکت کے لئے سالٹ پانڈ آتا دیکھا تو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ یہ لوگ کس قدر خوشی سے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ کتنی دور سے آئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان کے چہروں پر اور ان کے جسموں پر تھکاوٹ کے آثار نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے قدم اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہماری توانائی اور ہماری زندگی کا تعلق ایسی ہی تقاریب سے ہے۔ احمدیت سے متعلق نہایت خوبصورت شعر گاتے ہیں۔ کچھ اپنی زبان میں کچھ عربی زبان میں۔ بعض اوقات یہ دوست اور بہنیں ٹولیوں کی صورت میں آتے ہیں ایک ان کا قائد ہوتا ہے۔ اور وہ عربی یا مقامی زبان میں کچھ نغمے پڑھتا ہے اور باقی سب دوست اسکے بعد دوہراتے ہیں۔ پھر جلسے کے ارد گرد میں نے یہ بھی دیکھا کہ جو لوگ اپنا خورد و نوش کا سامان اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے وہاں عارضی چولہے بنا لئے ہیں۔ اور کھانے پینے کا انتظام ہو رہا ہے۔ جلسے کی تقاریر سے تو لوگ محظوظ ہوتے ہی ہیں۔ لیکن غانا کے جلسے کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ ایک دن تقاریر کی بجائے چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور میں نے چندہ اکٹھا کئے جانے کا یہ انداز سب سے پہلے غانا میں دیکھا۔ اور اگرچہ بعد میں نائیجیریا میں بھی اس کا آغاز کیا گیا۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد حالات کی تبدیلی کیوجہ سے اس کی ضرورت نہ رہی۔

غانا میں جس طرح چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے اس کا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے نیشنل صدر اپنے چندے کا چیک سٹیج پر آکر مکرم امیر صاحب کو پیش کرتا ہے اور اسکے بعد سٹیج کے سامنے کے چبوترے سے میدان میں کئی دوست کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (کئی سے مراد چار یا پانچ) اور وہ اپنے اپنے علاقے کے چندے کا ذکر کرتے ہیں۔ لوگ آ آ کے انہیں چندہ دیتے ہیں اور جب کچھ رقم جمع ہو جاتی ہے تو وہ سٹیج پر لاکر امیر صاحب کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں مثلاً ایک علاقہ اعلان کرے گا کہ پچاس پونڈ ہو گئے۔ دوسرا علاقہ اعلان کرتا ہے کہ 70 پونڈ ہو گئے تیسرا علاقہ اعلان کرتا ہے کہ 90 پونڈ ہو گئے اور اسطرح ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو شخص اس چبوترے سے میدان میں کھڑے چندہ وصول کرتے ہیں اور چندے کا اعلان کرتے ہیں ان کا ایک خاص منظر جو بہت پسند آیا وہ یہ تھا کہ گرمی کیوجہ سے وہ پسینہ سے تر بتر ہو جاتے ہیں اور ایک اور شخص اٹھ کر اپنی جیب سے رومال نکالتا ہے اور جا کے ان کا چہرہ پونچھتا ہے اور چہرہ پونچھ کر واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے اور اعلان کرنے والا بغیر کسی توقف کے اعلان کرتا رہتا ہے کہ اب ہمارے علاقے کی اتنی رقم ہو گئی ہے۔ اب ہمارے علاقے کی اتنی رقم ہو گئی ہے۔ اور اس طرح ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بالکل ایسا لگتا ہے کہ جیسے نیلامی بولی جاتی ہے۔ ہر علاقہ دوسرے علاقے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی نے کہا 60 پونڈ تو اگر دوسرے علاقے کے بھی 60 پونڈ ہیں تو کسی نے فوری طور پر اٹھ کر 10 پونڈ اور پیش کر دئیے اور اس طرح ایک شخص کو کئی کئی دفعہ چندے کی رقم ادا کرتے دیکھا گیا۔ چنانچہ جب یہ ساری رقوم جمع ہو جاتی ہیں اور یہ خدا کے فضل سے خاصی بڑی رقوم ہوتی ہیں تو امیر صاحب اسے بنک میں رکھوا دیتے ہیں اور یہ رقم اتنی ہوتی ہے کہ سارے سال کا بجٹ اس سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ جو تصویر پیش نظر ہے اس میں غانا کے ایک صدر مسٹر ڈبلیو بی آرتھر سٹیج کے ساتھ کھڑے ہیں اور جھک کر ایک چیک محترم امیر صاحب مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو پیش کر رہے ہیں۔ جونہی ان کے چیک کا اعلان کیا گیا۔ دیگر دوست میدان میں نکل آئے اور انہوں نے اپنے اپنے علاقے کو آواز دینی شروع کر دی۔ کہ چندے کا آغاز ہو گیا ہے۔ لائیے۔ اور لوگوں نے رقوم لانی شروع کر دیں۔ اور جیسے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جا رہی ہو بار بار انہوں نے آکے رقوم پیش کیں۔ یہ نظارہ ایسا ایمان پرور ہوتا ہے کہ میں اسوقت بھی سمجھتا تھا اور اب بھی مجھے یقین ہے کہ اسطرح دین پر روپیہ نچھاور کرتے ہوئے کوئی شخص اپنی جیب میں ایک پیسہ بھی رکھنا مناسب نہ سمجھے جتنی رقوم ان کے پاس ہوتی ہیں اس کا اکثر حصہ وہ چندہ میں دے دیتے ہیں۔

تصویر میں غانا کی جماعت کے صدر مسٹر ڈبلیو بی۔ آرتھر سب سے پہلے اپنا چیک پیش کر رہے ہیں۔ آپ حکومت غانا کی کسی کارپوریشن کے چیئرمین بھی تھے اور سلسلے کے ایسے خادم کہ میں نے انہیں نہایت مستعدی اور خوش دلی کے ساتھ چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتے دیکھا۔ ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص حکومت کی ایک کارپوریشن کا چیئرمین اور معاشرے میں نہایت معزز، لیکن اپنے آپ کو سلسلے کا ایک حقیر خادم سمجھنے والا۔ بعض اوقات ایسی وزنی چیزیں بھی اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ میں نے رکھتے دیکھا جنہیں عام طور پر ایک آدمی آسانی سے اٹھا نہیں سکتا۔ اور بالطبع وہ دوسرے شخص کو آواز دے گا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر یہ وزن اٹھاؤ۔ لیکن میں نے جب بھی انہیں ایسے کام کرتے دیکھا۔ انہوں نے خود اکیلے ان وزنی چیزوں کو اٹھایا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دیا۔ اور ہر مخلص خادم اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ جو وہ جماعت کو عطا کرتا ہے۔ اس سے پہلے ایک تحریر میں ان کا یوں ذکر آ چکا ہے کہ یہ الحسن عطا ایم۔ بی۔ ای۔ کے ساتھ غانا کی ایک فٹ بال ٹیم لے کر نائیجیریا گئے۔ اس واقعے کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں لیکن بہر حال وہ واقعہ ہے خاصا اہم۔

جلسہ کے دوران اور جیسا کہ دیگر دوروں کے دوران بھی خاکسار کو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی مہمانی کا شرف حاصل رہتا تھا۔ اس مہمانی کی باتیں تو کئی ہیں لیکن ایک خاص بات جسے میں یہاں ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ہم دونوں ناشتہ کرنے تو ایک بڑی سی ٹرے میں ایک طرف انڈے مکھن ٹوسٹ وغیرہ اور دوسری طرف ایک چپاتی کے ساتھ اچار۔ میں نے اکثر و بیشتر مولانا مبشر صاحب کو یہ چپاتی اور اچار کھاتے دیکھا اور جب میں ان کے سامنے اپنی شرمندگی کا اظہار کرتا کہ وہ اچار کے ساتھ چپاتی کھا رہے ہیں اور میرے لئے انہوں نے انڈے مکھن اور ٹوسٹ رکھا ہوا ہے تو وہ مسکرا کر جواب دیتے آپ ہمارے مہمان ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سادہ غذا کی وجہ سے جو مولانا کھایا کرتے تھے۔ اللہ نے آپ کی صحت میں برکت دی۔ اور ایک خاصے لمبے عرصے تک ایک مستعد کارکن کی طرح آپ نے کام کیا۔ نہ صرف غانا میں بلکہ واپس ربوہ آ کر بھی جب آپ نے وکالت تبشیر میں کام شروع کیا تو دیکھنے والے بڑی آسانی سے یہ اندازہ لگا سکتے تھے کہ آپ دیگر کارکنوں سے زیادہ مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے۔

"والدین اپنی اولاد کو وقف کر دینے کے بعد خود تو ثواب کے حق دار ہو جاتے ہیں شرط یہ کہ وہ اپنی اولاد کو بڑے ہو کر خود اپنی رضا اور رغبت سے اپنی زندگی وقف کرنے کی تحریک کرتے رہیں۔ اور اولاد کو اس قابل بنانے کی کوشش کرتے رہیں کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے قابل ہو سکیں۔ لیکن وقف شدہ اولاد تبھی اپنے والدین کی نیک خواہشات کا احترام کرنے والی اور سعادت مند کہلا سکتی ہے۔ جب کہ اپنے نفع و نقصان کی سمجھنے کی عمر کو پہنچ کر وہ اپنا فائدہ اسی میں سمجھتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دیں۔ کیوں کہ جب تک وہ اپنی زندگیاں خود وقف نہیں کریں گے۔ اس وقت تک محض ان کے والدین کے ان کو وقف کر دینے کی وجہ سے سلسلہ کی ذمہ داریوں کو ان کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی اُن کو واقفِ زندگی قرار دیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پیش نہ کریں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:۔

سینہ می باید تہی از غیرِ یار
دل ہمے باید پُر از یادِ نگار

یار کے سوا ہر چیز سے سینہ خالی ہونا چاہیئے اور دل محبوب کی یاد سے بھرا رہنا چاہیئے۔

جاں ہمے باید براہِ اُو فدا
سر ہمے باید بپائے اُو نثار

جان اس کی راہ میں قربان ہونی چاہیئے اور سر اس کے قدموں میں نثار ہونا چاہیئے

ہیچ دانی؟ چیست دینِ عاشقاں
گو بمت، گر بشنوی عشاق وار

کیا تجھے معلوم ہے کہ عاشقوں کا دین کیا ہوتا ہے۔ میں تجھے بتاتا ہوں اگر تُو عاشقوں کی طرح سُنے

از ہمہ عالم فرو بستن نظر
لوحِ دل شُستن ز غیرِ دوستدار

وہ یہ کہ سارے جہان کی طرف سے آنکھ بند کر لینا اور دوست کے سوا ہر چیز سے دل کی تختی کو دھو ڈالنا۔

جہاں تک محبت کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اس طرح اور اس قدر کرنی چاہیئے کہ انسان کا سینہ ہر دیگر چیز سے خالی ہو اور اسے یہ محسوس ہو کہ اس کی زندگی میں اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اور ہر قدم پر اس کے ساتھ ہے۔ اور ہر وقت محبوب کی یاد سے بھرے رہنا چاہیئے یعنی ہر وقت انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے پیارے کو یاد کرتا رہے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا کے تمام کام چھوڑ کے صرف محبوب کی ہی یاد میں بیٹھا رہے بلکہ جیسا کہ کہتے ہیں دل بایار دست باکار۔ اپنا کام بھی کرتا رہے اور اپنے محبوب کو یاد بھی کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے سلسلے میں تو اکثر یہ بات کہنے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ اگر ہم اپنی زندگی کا ہر کام اس طرح کریں گویا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کام کیا جائے تو یقیناً یہی اس کی حقیقی یاد ہے۔

دوسرے شعر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ حقیقی محبت اس بات کا نام ہے کہ اسی کی راہ میں انسان جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک قربانی کا تعلق ہے اگرچہ اَور چیزوں کی قربانی بھی اہمیت رکھتی ہے لیکن سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ انسان اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور اسی کے پاؤں پر اپنا سر رکھے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کی ہر بات کو اس طرح مانے کہ چون و چرا کا سوال ہی پیدا نہ ہو جب سر ہی اس کے پاؤں پر رکھ دیا تو گویا اپنی نفی کر دی اور اس کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہو گئے۔

تیسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ عاشقوں کا دین کیا ہے یعنی وہ کس بات کو پسند کرتے ہیں اور کس بات کو وہ مذہب کے طور پر اپناتے ہیں۔ یعنی ان کا طریق زندگی کیا ہوتا ہے۔ اگر تو اس بات کو کان کھول کر سننا چاہے اور بالکل اس طرح جس طرح کسی عاشق کو اپنے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے سننا چاہیئے۔ سنے تو میں تجھے بتاتا ہوں کہ عاشق کا کام یہ ہے کہ ساری دنیا کی طرف سے آنکھیں بند کر لے۔ وہ کسی اَور چیز پر بھروسہ نہ کرے وہ کسی اَور سے کوئی چیز نہ مانگے اور وہ کسی اَور کا طالب نہ ہو۔ وہ ہر طرف سے آنکھ بند کر لے اور اپنے دل کی تختی پر سے ہر غیر کا نام مٹا دے اور اس کے دل کی تختی پر صرف اور صرف اس کے دوست کا ہی نام لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہ ہے عشق کی حقیقت۔ اگر کوئی انسان ایسا کر سکے تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کا عاشق ہے۔ خدا تعالیٰ کا طالب ہے۔

لجنہ کالم

س:۔ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء میں کتنی لجنات کی نمائندگان شامل ہوئیں۔

ج:۔ ایک سو ستر لجنات کی خواتین نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء میں شرکت کی۔

س:۔ محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ نے مصباح کی ادارت کب سنبھالی؟

ج:۔ فروری ۱۹۷۹ء میں محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ مدیرہ مصباح مقرر ہوئیں۔ ان سے قبل محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے ۱۹۶۰ء سے جنوری ۱۹۷۹ء تک کام کیا۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں لجنہ کی تعداد میں کس قدر اضافہ ہوا؟

ج:۔ ۱۹۷۹ء میں ۱۷ مقامات پر نئی لجنات قائم ہوئیں۔ اس طرح کل تعداد ۶۲۱ تک پہنچ گئی۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں تحریک وقفِ عارضی میں کتنی خواتین نے حصہ لیا؟

ج:۔ ۶۴۳ خواتین نے ۱۹۷۹ء میں تحریکِ وقف عارضی میں حصہ لیا۔

س:۔ جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۷۹ء میں شمولیت کرنے والی مستورات کی تعداد کتنی تھی؟

ج:۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۷۹ء میں شامل ہونے والی مستورات کی تعداد اندازاً ۶۶ ہزار تھی۔

س:۔ بیرون پاکستان سے کن مقامات کی لجنات کی نمائندگان نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء میں شرکت کی سعادت حاصل کی؟

ج:۔ سنگاپور، ہالینڈ، ماریشس انڈونیشیا، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، نائیجیریا اور جرمنی کی لجنات سے خواتین نے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۷۹ء میں شرکت کی توفیق پائی۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں کن کن لجنات نے اپنے ہاں سالانہ جلسہ کا انعقاد کیا؟

ج:۔ بیرون ربوہ ۱۹۷۹ء میں لجنہ اماء اللہ انگلستان، قادیان اور کراچی نے اپنے اپنے ہاں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں بیرون ربوہ کن لجنات نے سالانہ اجتماع منعقد کیا؟

ج:۔ لجنہ ڈنمارک، کینیڈا، ملتان، کوئٹہ، کراچی کی لجنات اور ماریشس اور برطانیہ کی ناصرات نے اپنے اپنے ہاں سالانہ اجتماع منعقد کئے۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں مجموعی طور پر کونسی لجنہ نے بہتر کارکردگی پیش کی؟

ج:۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ۱۹۷۹ء میں مجموعی طور پر بہتر کارکردگی پیش کی اور سندِ خوشنودی حاصل کی۔

س:۔ ۱۹۷۹ء میں سائنس میں اعلیٰ ترین عالمی اعزاز نوبل پرائز حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی احمدی کون تھے؟

ج:۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ۱۹۷۹ء میں سائنس میں عالمی نوبل پرائز حاصل کیا۔ آپ پہلے احمدی اور پہلے پاکستانی ہیں۔ جنہوں نے یہ اعزاز حاصل کیا

س:۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام آل پاکستان ٹورنامنٹ کب منعقد ہوا؟

ج:۔ ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء کو پہلا آل پاکستان ٹورنامنٹ مرکز ربوہ میں منعقد ہوا

س:۔ ۱۹۸۰ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام ربوہ میں قرآن مجید پڑھانے کے کتنے سنٹر تھے؟

ج:۔ ۱۹۸۰ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ انتظام بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے ۳۶ مرکز تھے جن میں ۴۸۰ بچے، ۱۰۹۷ خواتین قرآن مجید ناظرہ با ترجمہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے تھے۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد نے ۸۱-۱۹۸۰ء میں قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ پڑھانے کے لئے کتنے مراکز قائم کئے؟

ج:۔ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد نے ۸۱-۱۹۸۰ء میں قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ پڑھانے کے لئے بیس مراکز قائم کئے۔

س:۔ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے کن مغربی ممالک کا آخری مرتبہ دورہ کب فرمایا؟

ج:۔ حضور نے ۲۶ جون ۱۹۸۰ء کو جرمنی، ناروے، مغربی افریقہ، انگلستان، امریکہ اور سپین کا دورہ فرمایا جو آخری دورہ تھا۔ اسی دورہ میں ۹ اکتوبر کو آپ نے سپین میں بیت بشارت کا سنگِ بنیاد بھی رکھا۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون ۔ سین

آکسفورڈ میں مسرت کے ہنگامے

امتحانات ختم ہو جانے کے بعد طالب علموں کا موڈ ہی بدل جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اتنے آزاد اور فارغ سمجھتے ہیں کہ معمولات میں خاصا فرق پڑ جاتا ہے آکسفورڈ یونیورسٹی نے یہ دیکھ کر کہ امتحانات کے بعد طلباء یونیورسٹی کے احاطے میں اور اس کے اردگرد اتنا شور مچاتے ہیں اور اس قسم کے جلسے اور جلوس منعقد کرتے ہیں کہ وہاں کے شہری ان سے تنگ آجاتے ہیں۔ اور بے زاری کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ یونیورسٹیاں تو نہ صرف تعلیم بلکہ اخلاق سکھانے کے لئے بھی ہوتی چاہئیں۔ اور اگر یونیورسٹیوں کا یہ اثر قبول کیا جانے لگے کہ اس کے طالب علم اودھم مچاتے ہیں تو یقیناً یونیورسٹی کیلئے یہ بات قابل فخر نہیں ہو سکتی چنانچہ اسی کے پیش نظر آکسفورڈ یونیورسٹی کی انتظامیہ نے یہ احکام صادر کئے ہیں کہ امتحانات کے بعد کسی قسم کا اودھم نہ مچایا جائے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ طلباء پر کوئی ایسی پابندی لگائی جا رہی ہے جو ان کی روایات کے خلاف ہے۔ البتہ بعض کالجوں نے اس بات کی اجازت جاری رکھی ہے کہ کالج کی حدود کے اندر طالب علم اپنی بے ہنگم مسرت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ حدود سے باہر نہیں۔ تاکہ شہریوں کو پریشانی نہ ہو۔ یوں تو آکسفورڈ یونیورسٹی کی پولیس فورس بھی ہے۔ جسے بل ڈاگ کہا جاتا ہے۔

لیکن یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک خاتون طالب علم کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ لوگ یونیورسٹی کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں اور ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ حدود کے اندر امن و امان قائم رکھا جائے یہ خاتون "بل ڈاگ" خاص طور پر اس کوشش میں اپنا وقت خرچ کرے گی کہ امتحانات کے بعد ہلڑ نہ مچایا جائے۔ کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ طالب علم تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں اور سب کچھ جسے بد اخلاقی کہا جا سکتا ہے۔ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آکسفورڈ میں اس وقت یہ بحث بھی چل رہی ہے کہ سومرول کالج میں لڑکوں کو بطور طالب علم داخل کیا جائے باوجود اس کی ہمیشہ سے روایت ہے صرف لڑکیاں ہی داخلہ لے سکیں گی۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اسے لڑکیوں ہی کا کالج رکھا جائے۔ بہت سی خاص مشہور خواتین اسی کالج کی تعلیم یافتہ ہیں۔ سابق وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر بھی اسی کالج کی فارغ التحصیل ہیں۔ طالبات سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس بات پر زور دیا اور دل کھول کر اس کے حق میں ووٹ دیا کہ وہاں کسی لڑکے کو داخلہ نہیں ملنا چاہیئے۔ ۱۱۳ سال سے یہ کالج صرف لڑکیوں کو تعلیم دے رہا ہے۔ اور اب طالبات نے کہا ہے اگر اس روایت کو توڑا گیا تو ہم عدالت میں اسے چیلنج کریں گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آکسفورڈ میں تمام طلباء اور طالبات کو دیکھا جائے تو لڑکوں کی نمائندگی زیادہ ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر آکسفورڈ میں لڑکیوں کو بھی زیادہ نمائندگی دی جائے تو سومرول کالج بھی اس بات کی اجازت دینے کے لئے تیار ہو گا کہ اس خواتین کے کالج میں لڑکے بھی داخل ہو سکیں۔

پروفیسر مجددی

پروفیسر صبغت اللہ مجددی جو افغان عبوری کونسل کے سربراہ ہیں نے پشاور میں تقریر کرتے ہوئے جمعرات کے روز کہا کہ وہ اپنے مقررہ وقت سے زیادہ عرصے تک صدر نہیں رہنا چاہتے اور اب صرف ایک مہینہ ان کی صدارت کا باقی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ کہا کہ افغانستان کے لوگوں کا یہ حق ہے کہ وہ جرگہ کے ذریعے یہ فیصلہ کریں کہ مستقبل میں کیسی حکومت ہونی چاہیئے۔ جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی فضاء اس وقت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انتخابات نہ کروائے جائیں۔ پروفیسر موصوف افغانی علماء کے ایک نمائندہ گروہ سے باتیں کر رہے تھے۔ جن میں کمانڈر بھی شامل تھے اور مہاجر بھی اور صحافی بھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ذمہ داریاں اٹھاتے اٹھاتے اب تھک چکے ہیں۔ اگرچہ بہت سے علماء جو انکے پاس آتے ہیں انہیں اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ اپنے عہدے پر قائم رہیں۔ اور کسی عرصے کا خیال چھوڑتے ہوئے صدارت اپنے پاس رکھیں۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ افغان مہاجرین پشاور سے اور پاکستان کے دوسرے علاقوں سے کب واپس اپنے ملک جائیں گے تو پروفیسر موصوف نے مشورہ دیا کہ ان تمام لوگوں کو اپنے مقامی اقوام متحدہ دفاتر سے رابطہ رکھنا چاہیئے۔ وہ ان کی مدد کریں گے اور ان کے پروگرام ہی کے مطابق انہیں واپس جانا ہو گا۔ جہاں تک کابل کی حکومت کا تعلق ہے اس نے ایک وزارت قائم کر دی ہے جو لوگوں کو دوبارہ اپنے اپنے علاقوں اور گھروں میں آباد کرے گی۔

جسٹس ان انڈیا ایکٹ

امریکہ کی کانگریس کے ایک رکن ڈان برٹن نے جسٹس ان انڈیا ایکٹ کی زبردست حمایت کی ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق اگر ہندوستان نے کشمیر میں اپنی پالیسی نہ بدلی اور انسانی حقوق کی پامالی جاری رکھی تو امریکہ جن ترقیاتی پروگراموں میں ہندوستان کی مدد کر رہا ہے وہ سب کے سب ختم کر دئے جائیں گے۔ ڈاکٹر غلام نبی فائی جو کشمیری امریکی کونسل کے واشنگٹن میں سربراہ ہیں نے کہا کہ ہندوستان اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بتاتا ہے۔ لیکن جس قسم کے اسکے قوانین ہیں اور جسطرح یہ انسانی حقوق کی پامالی کر رہا ہے۔ وہ کسی جمہوریت کو نیک نامی نہیں دے سکتے۔ یہ قوانین اس لئے بنائے گئے ہیں کہ وہاں کے باشندوں پر ظلم و تشدد کیا جائے۔

تفریح طبع

دو دوست اپنے دوستوں کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ موضوع تھا "بھول جانے کی عادت" ایک کہہ رہا تھا۔ یہ عادت ہے۔ دوسرا کہہ رہا تھا یہ بیماری ہے۔ تیسرا شخص جو پاس سے گذرا اس نے کہا عادت ہو یا بیماری بات بہت بری ہے وہ یہ کہہ کر چلا گیا تو یہ دوست پھر اپنے دو ایسے دوستوں کے متعلق باتوں میں مصروف ہو گئے جن میں سے ایک کو بھولنے کی عادت تھی۔ اور دوسرے کو بھولنے کا مرض۔ جس شخص کو بھولنے کا مرض تھا اس کے متعلق بتایا گیا کہ وہ بازار میں کھڑا اپنے دوستوں سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اس کے بدن میں کپکپی پیدا ہوئی اور وہ کہنے لگا کہ اوہو ابا جی نے ایک بات کہی تھی۔ دوسرے دوست کہنے لگے بات کہی تھی تو وہ کر دو کہنے لگا کیسے کروں مجھے تو وہ بھول ہی گئی ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ اچھا اگر وہ بات بھول گئی ہے تو اور بھی باتیں بھول جاتی ہوں گی۔ پھر اپنا علاج کیوں نہیں کروالتے۔ وہ کہنے لگا میں حکیم صاحب کے پاس تو گیا تھا اور انہوں نے دوائی بھی دی تھی۔ لیکن پھر میں حکیم صاحب کا گھر ہی بھول گیا اور وہ اس لئے بھول گیا کہ جو دوائی مجھے انہوں نے دی تھی۔ وہ میں نے خود کھانے کی بجائے اپنی بیگم کو کھلا دی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا حافظہ اور بھی تیز ہو گیا۔ اور آج سے دس سال پہلے جو میں نے اس سے سو روپے قرض لئے تھے وہ اسے یاد آگئے اور وہ تقاضا کرنے لگی گویا کہ ایک ہی دفعہ مجھے حکیم صاحب کے پاس جانے کا یہ نقصان ہوا۔ پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں حکیم صاحب سے کوئی دوائی لونگا ہی نہیں اور اگر لوں گا تو میں گھر لے کر نہیں آؤنگا۔ ایک نے کہا ارے واہ یہ عجیب بات ہے۔

وہ کہنے لگا یہ کون سی عجیب بات ہے عجیب بات تو ایک اور ہے اور وہ یہ کہ ایک دن میں نے اپنے گھر کے پاس ایک بچے کو کھیلتے دیکھا اور اسے میں نے اپنا بچہ سمجھ لیا اور اٹھا لیا۔ اسے گھر لے آیا اور ایک کمرے میں بند کر دیا۔ میں نے کہا کہ تم باپ کی بات نہیں مانتے۔ میں تمہارا ابا ہوں اور تم میری بات نہیں مانتے۔ وہ چلّانے لگا کہ تم میرے ابا نہیں ہو۔ میں نے اسے بار بار کہا کہ دیکھو میں تمہارا ابا ہوں اور تم میرے بیٹے ہو۔ لیکن چونکہ تم میری بات نہیں مانتے اس لئے میں تمہیں سزا کے طور پر اس کمرے میں بند رکھونگا۔ اس کی چیخ و پکار سن کر اس کے والد صاحب آئے اور انہوں نے مجھے خوب ڈانٹا خوب ڈانٹا اور اپنے بچے کو لے گئے۔ دوست کہنے لگا کہ یہ بات تو خوب ہوئی کہنے لگا یہ کیا ہوا۔

اب میں اس سے بڑی بات بتاتا ہوں ادہو۔ اب مجھے یاد آیا ابا جان نے کیا کہا تھا۔ کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا تھا کہ میں باہر کام سے جا رہا ہوں جب تک واپس نہیں آؤں تم گھر پر ہی رہنا تو دوسرے دوست نے پوچھا تو کیا تم مکان کھلا ہی چھوڑ کر آگئے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ اپنا مکان کھلا ہی چھوڑ آیا ہوں لیکن ساتھ والے مکان کا باہر تالا لگا آیا ہوں۔

ارے یہ کیا کیا تم نے۔ یار یہی تو بھولنے کی بات ہے۔ میں نے بتایا ہے نا کہ میں آج کل بھول جاتا ہوں۔ دوسرا دوست کہنے لگا کہ بھئی ہم ہار گئے آپ جیت گئے۔ ہمارے دوست بھی بھول تو جاتے ہیں لیکن اتنا نہیں جتنا آپ کے دوست۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
ــــ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ حمیرا اسلم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب لبراء آف پسرور کا نکاح مکرم خالد رشید باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ دارالعلوم غربی ربوہ سے دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے مورخہ ١٧ جنوری ١٩٩٢ء بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم ڈاکٹر (ہومیو) غلام مرتضیٰ زیدی صاحب دارالرحمت وسطی کی شادی مورخہ ٢٥ مئی ٩٢ء بروز سوموار منعقد ہوئی۔ بارات دارالرحمت وسطی میں ہی مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب کے گھر گئی جہاں پر مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے ان کا نکاح مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ دختر مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب کے ہمراہ پڑھا۔ رخصتی پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اگلے روز مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (سعیدہ منزل ربوہ) نے دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت طعام پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کرائی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز ایڈیٹر ماہنامہ خالد کو اللہ تعالیٰ نے ٢٥ مئی ٩٢ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ازراہ شفقت "سید فرہاد احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حبیب احمد خان صاحب آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان کا نواسہ ہے اور خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم سید تجمل حسین شاہ صاحب بخاری خوشنویس الفضل کو مورخہ یکم جون ١٩٩٢ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سید مزمل حسین شاہ بخاری تجویز ہوا ہے۔ عزیز نومولود وقف نو میں شامل ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی عمر دراز عطا کرے۔

○ مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ باجوہ برکنن یونیورسٹی آف آسٹریلیا ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال کو اللہ تعالیٰ نے پہلے فرزند سے نوازا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری محمد امجد جمیل صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع فیصل آباد کو مورخہ ٢١ اپریل ١٩٩٢ء کو چوتھے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو حضور انور ایدہ اللہ الودود نے تحریک میں شامل کرتے ہوئے اس کا نام "سجیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ کا پوتا اور مکرم کیپٹن محمد شفیع صاحب کا نواسہ ہے۔

○ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب آف نارووال کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ٢٨ مئی ٩٢ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام "باسل احمد طاہر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضور کی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ١٥ اپریل کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت اطہر (احمد) محمود عطا فرمایا ہے
احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

احباب ان سب بچوں کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم عطاء اللہ مہر فزیوتھراپسٹ نشتر ہسپتال ملتان کے والد محترم اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ چند دن سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔

○ مکرم قریشی محمد صادق صاحب کو سفر کے دوران بس کا حادثہ پیش آیا ہے۔ سامنے کے تین دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ اور بھی چوٹیں آئی ہیں۔

○ متعدد احمدی طلباء اور طالبات جنہوں نے ایف۔اے/ایف۔ایس۔سی کا امتحان دیا ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیان اور موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصیات اور موصیان یہ اعلان خود پڑھیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

○ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم سردار خان صاحب قوم مانگٹ وصیت نمبر ٨١٢٤ سابق سکونت قادیان۔

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم عبدالمجید صاحب قوم راول سابق سکونت محلہ دارالرحمت قادیان۔ وصیت نمبر ٨٢٣٢۔

○ محترمہ معصوم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ٨٢٥٣ قوم کشمیری سابق سکونت قادیان۔

○ محترمہ سجادہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب بنت مکرم میاں فضل کریم صاحب قوم برار ساکن قادیان

○ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ کرم دین صاحب آف قادیان نے مورخہ ١١ جون ٤٨ء کو بعمر ٣٥ سال رتن باغ لاہور سے وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد الدین صاحب وصیت نمبر ١٣٩٤٦ ساکن گوٹھ نور محمد مہاجر ضلع نوابشاہ نے ١٩٥٤ء کو وصیت کی تھی۔ وصیت کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔

○ مکرم محمد حسین صاحب ولد کریم بخش صاحب وصیت نمبر ١٣٧٠٨ نے چک نمبر ٧٩ گ ب منتو کا گڑھ ضلع فیصل آباد سے ١٩٥٣ء کو وصیت کی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٨٤٥٣ میں فیض احمد ولد خواجہ احمد صاحب قوم جٹ چدھڑ پیشہ طب عمر ٨٣ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 22/E-B P.O خاص ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩١-٩-٥ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) تین ایکڑ زرعی زمین واقع چک 22/E-B ضلع ساہیوال مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ /٣٠٠٠ روپے سالانہ بصورت حکمت مل رہے ہیں اور مبلغ /٣٠٠٠ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فیض احمد ساکن چک نمبر 22/E-B P.O خاص ضلع ساہیوال۔ گواہ شد نمبر ١ فاروق احمد بیگ چک 165/E-B ضلع ساہیوال۔ گواہ شد نمبر ٢ مرزا محمد لطیف بیگ ہتو کی ہرانی منڈی ضلع قصور۔

بقیہ: ص١ سے آگے

دنیا میں بھی گدھوں والے گدھوں کو بلانے کے لئے آوازیں نکالتے ہیں۔ گھوڑوں والے گھوڑوں کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں بھینسوں والے بھینسوں کے لئے آوازیں نکالتے ہیں تو اس طرح اس نے بھی کچھ آوازیں مقرر کی ہوئی تھیں۔ اس نے وہ آوازیں نکالیں۔ اچانک بپھرے ہوئے شیر اسی طرح اس کے سامنے جھک گئے جیسے بھیڑیں ہوں۔ تو پیغام کیا تھا؟ وہ شیر جانتے تھے کہ یہ شخص ہم سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اتنی عقل نہیں تھی کہ چہرے سے پہچان سکیں۔ وہ محبت کے رشتے کچھ آوازوں کی زبان میں ان تک پہنچا کرتے تھے اور یہ رشتے ہم نے تمام دنیا میں انسانوں اور جانوروں کے درمیان مختلف شکلوں میں استوار ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ پس آخری غلبے کا راز طاقت میں نہیں بلکہ محبت میں ہے۔ کسی تشدد میں نہیں بلکہ رحمت میں ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ٣ر جولائی ١٩٩٠ء)

بقیہ: ص٥ سے آگے

دوسرا آل پاکستان ٹورنامنٹ کب منعقد ہوا

ج: دوسرا آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ ١٣، ١٤ فروری ١٩٨٢ء کو ربوہ میں منعقد ہوا۔

س: اب تک کل ٹورنامنٹ کتنے ہوئے؟

ج: کل آٹھ ٹورنامنٹ ہوئے ہیں۔ صرف ١٩٨٥ء میں نہیں ہو سکا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں تاجروں نے سیلز ٹیکس کے نفاذ کے خلاف احتجاجی ہڑتال کی لاہور میں ساٹھ سے ستر فیصد مارکیٹوں میں کام مکمل طور پر بند رہا۔ اس موقع پر احتجاجی جلوس بھی نکالے گئے اور کہا گیا کہ سیلز ٹیکس نافذ کرنے کا فیصلہ عملی طور پر بھی واپس لیا جائے۔

○ انجمن تاجران پنجاب کے صدر حاجی مقصود احمد بٹ نے کہا ہے کہ پورے پنجاب میں معمول کے مطابق کاروبار ہوا اور ہماری مخالف تنظیم کا دعویٰ غلط ہوا کہ ہفتہ کو پہیہ جام ہڑتال ہوگی۔

○ فلم انڈسٹری کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ سینما کھل گئے ہیں۔

○ سندھ میں سابق اراکین اسمبلی سمیت اہم شخصیات کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

○ تنظیم تاجران کی اپیل پر لاہور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں بھوک ہڑتال ختم کر دی گئی۔ یہ بھوک ہڑتال ۱۴ روز سے تاجروں نے بجٹ کے خلاف کر رکھی تھی۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن کے سربراہ وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ ہوں گے۔ کارروائی بلا امتیاز ہوگی اور ضرورت کے مطابق فوجی آپریشن کی میعاد بڑھا دی جائے گی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے شیعہ سنی تنازعہ میں ایران پیش پیش نظر آ رہا ہے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کی تازہ لہر گلگت سے شروع ہو کر کراچی تک پھیل چکی ہے۔

○ پاکستان سے جانے والے ۳۴ حاجی بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے اب تک انتقال کر چکے ہیں۔

○ ایمرجنسی وارڈ میو ہسپتال میں ڈاکٹروں نے ایک کونسلر کی طرف سے ڈاکٹر سے مبینہ بدسلوکی کے خلاف احتجاجاً ہڑتال کر دی ایک مریض طبی امداد نہ ملنے کے باعث مر گیا۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کے درمیان کئی سطحوں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ ایرانی نواز شیعہ گروپ اور ازبک ملیشیا والے تازہ دم ہو کر کابل میں موجود ہیں۔ مجددی کچھ کرنے کے اہل نہیں ہیں انہیں صدر بنایا ہی اس لئے گیا تھا کہ کمانڈر اپنی مرضی کرتے رہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایلچی بینن سیوان نے کہا ہے کہ افغانستان کا ٹکڑے ہو جانا خارج از امکان نہیں ہے۔

○ فوجی آپریشن کے بعد سندھی ڈاکوؤں اور دہشت گردوں نے پنجاب کا رخ کر لیا۔ قصور میں ایک ڈاکو ہلاک ہو گیا ہے اور دوسرا گرفتار ہو گیا۔

○ وزیر اطلاعات نے دعویٰ کیا ہے کہ ایم کیو ایم نے فوجی آپریشن کی حمایت کی ہے۔

○ جام شورو کے قریب رینجرز اور ڈاکوؤں میں زبردست مقابلہ ہوا جس میں ۹ ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ تھرمل پاور سٹیشن کے قریبی پہاڑی علاقوں میں ڈاکوؤں کی کمین گاہوں کا محاصرہ کر لیا گیا۔ ایک ڈاکو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا گیا ڈاکو فرار ہوتے وقت اپنے زخمی ساتھیوں کو اٹھا لے گئے دو کلاشنکوفیں ایک بندوق اور ۳۶ ہینڈ گرنیڈ اور دھماکہ خیز مواد برآمد ہوئے۔

○ فوج نے بالائی سندھ کے ۲۰۰ کلومیٹر طویل جنگلات کا محاصرہ کر لیا ہے ڈاکوؤں کی کمین گاہوں کی طرف جانے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں فوج اور رینجرز نے مختلف علاقوں میں کیمپ قائم کر لئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی کو تباہ کرنے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

ہسپتال کے Intensive care وارڈ میں تا حال بے ہوش ہیں اور آکسیجن لگی ہوئی ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

تجربہ تحقیق اور کامیابی کے ۴۰ چالیس سال

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

جہاں جدید تحقیقات کی روشنی میں ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر ادویات تیار کی جاتی ہیں۔
تمام مرکبات انسانی جسم اور مزاج سے ہم آہنگ ہیں جو اندرون و بیرون ملک یکساں مقبول ہیں۔
ہمارا مقصد طب یونانی کی سربلندی اور اعتماد بحال کرنا ہے۔ اس لئے آپ ہماری تمام ادویہ عمدہ۔ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ پائیں گے۔
یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہمارا ادارہ طب یونانی کی دواسازی میں اپنی پہچان خود ہے۔ اطباء نہایت اعتماد سے ہماری ادویہ تجویز کر سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ کیلئے معقول کمیشن۔ فہرست طلب کریں۔

برائے فروخت / اطلاع برائے ٹیوشن

۱۔ ایک مکان بالمقابل جامعہ احمدیہ محلہ دارالبرکات کالج روڈ پر ۵ کمرے سوئی گیس میٹھا پانی، بجلی اور دکانوں کیلئے آگے جگہ خالی ہے فوری فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۔ ایک عدد ایئر کنڈیشن اچھی حالت میں برائے فوری فروخت
۳۔ ایک عدد صوفہ اور ایک عدد فریج اچھی حالت میں۔ پانچویں تا دہم سائنس و آرٹس کی ٹیوشن کا بندوبست بھی موجود ہے
پاک لینڈ ٹریڈرز اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ
اوقات کار:۔ ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ:۔ رانا مدثر احمد

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۲۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۱
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر: ۵۵۸